محرک قرارداد غازی ختم نبوت میجر محمد ایوب شہیدؒ کی آزاد کشمیر اسمبلی میں قادیانیت کے خلاف پیش کی جانے والی قرارداد کا پس منظر اور تفصیلی رپورٹ۔۔۔

(جب آزاد کشمیر اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا)

(قاری عبدالوحید قاسمی)

یہ خطہ کشمیر کا اعزاز ہے کہ اسی خطہ کے عظیم جرنیلوں نے ہر دور میں خواہ وہ دور تحریک تحفظ ختم نبوت کے بانی علامہ محمد انور شاہ کاشمیری رحمتہ اللہ کا دور ہو یا شاعر مشرق مصور پاکستان علامہ محمد اقبال رحمتہ اللہ کا زمانہ ہو جنہوں نے سب پہلے حکمرانوں سے مطالبہ کیا تھا کہ قادیانیوں کا مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں ہے ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ یہ گروہ اسلام اور ملک دونوں کے غدار اور یہودی چربے ہیں انکی اس پرخلوص آواز کو عملی جامہ پہنانے کیلئے اسی خطہ کشمیر کے عظیم سپوت بطل جلیل غازی ختم نبوت مغل برادری کے چشم و چراغ میجر (ر) سردار محمد ایوب خان شہید رحمتہ اللہ نے **1973**ء 29 اپریل کو آزاد کشمیر کی اسمبلی میں وہ کردار ادا کیا۔ جو قیامت تک یاد کیا جائے گا اور زبان حال سے کہا۔ کلیوں کو سینے کا لہو دے کر چلا ہوں

برسوں مجھے باغ کی فضاء یاد کرے گی

وہ غازی ختم نبوت، سچے عاشق رسول مرد مجاہد عالم اسلام کے ہیرو میجر سردار محمد ایوب خان شہید رحمتہ اللہ ہیں۔ وہ 3 جون **1970**ء میں فوج سے ریٹائر ہوئے اور LPR کو چھوڑ مسلم کانفرنس میں شامل ہوئے اور اسی پلیٹ فارم سے الیکشن میں حصہ لیا اور **1970**ء ممبر اسمبلی آزاد کشمیر منتخب ہوئے۔ ختم نبوت قرارداد کے پس منظر کے حوالے سے محرک قرارداد نے خود ختم نبوت کے وفد سے ایک ملاقات میں راقم الحروف کی موجودگی میں تفصیلاً روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ قادیانی ہمارے اسلام، ملک اور ملت خصوصاً خطہ کشمیر کے ازلی دشمن ہیں۔ میں جب دل کی آنکھوں سے ان کی ان سازشوں کو دیکھتا ہوں تو پھر دل کی آنکھوں سے روتا ہوں اور میرا خون کھول اُٹھتا ہے اور فرمایا کہ اس زمانے کے خطرناک فتنوں میں سب سے زیادہ خطرناک قادیانی فتنہ ہے۔ جب میں **1940**ء سرینگر میں زیر تعلیم تھا تو وہاں میں نے ان کی سازشوں کو بہت قریب سے دیکھا اس وقت ایک انگریزی اخبار طلباء میں تقسیم کیا جاتا تھا۔ (The Light) ان ہی ایام میں مجلس احرار اسلام کے بانی حضرت مولانا سید عطاءاللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ پورے کشمیر خصوصاً ریاست پونچھ آتے رہے اور وہ بڑی جرات سے ان کی سازشوں سے پردہ اُٹھاتے تھے اور ملت اسلامیہ خصوصاً خطہ کشمیر کے مسلمانوں اور لیڈروں کو بھی مطلع کرتے رہتے۔ ان کی ان تقریروں نے مجھے حوصلہ دیا۔ شاہ صاحب رحمتہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ قادیانی وادی کشمیر میں اپنی ریاست قائم کرنے کیلئے سکھوں سے ساز باز کرتے رہے مگر وہ انشاء اللہ کامیاب نہیں ہونگے اور قیامت تک کامیاب نہیں ہوسکیں گے۔ مگر کچھ فرائض کشمیری قوم اور کشمیری لیڈروں اور عالم اسلام کے مسلمانوں کے ذمے ابھی باقی ہیں جسکی طرف ان کو جلد از جلد توجہ کرنی چاہیئے تو اس کے بعد میں نے ارادہ کرلیا تھا کہ اس حوالے سے میں کردار ادا کرونگا۔ اور جتنا عرصہ میں فوج میں رہا وہاں پر بھی اس منصوبے کی تکمیل کیلئے سوچتا رہا اور ان کی سازشوں پر نگاہ رکھی۔ فوج میں بھی ان کی سازشیں عروج پر تھیں اور آج بھی اسی پر کاربند ہیں۔ ہمیں اسکی طرف خصوصی توجہ دینی چاہیئے۔ وہ فوج کیلئے کئی دفعہ سازشیں کر چکے ہیں میرے دل میں ان کے خلاف جذبات ایک طوفان کی صورت اختیار کر چکے تھے جن کی برکت سے اللہ نے مجھے دربار رسولؐ میں حاضری کی توفیق نصیب فرمائی اور جب میں حج کی غرض سے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں گیا تو وہاں 31 دسمبر **1972**ء کو قیام کے دوران میری عجیب کیفیت تھی جو میں الفاظ میں بیان نہیں کرسکتا۔ خصوصاً روضہ رسول ﷺ کی حاضری نے میری کیفیت ہی تبدیل کردی تھی اور پھر میری ملاقاتیں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں مختلف ممالک کے علماء کرام سے ہوتی رہتی اور میں ان کو قادیانیوں کی سازشوں سے مطلع کرتا۔ یہاں ہی ہندوستان صوبہ پٹنہ شہر کے ایک بزرگ صاحب سے بھی ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ پاکستان بننے سے قبل قادیانیوں کا مرکز ہندوستان قادیان میں تھا پاکستان بننے کے بعد اسکا مرکز (ربوہ) چناب نگر میں ہے پاکستانی مسلمان اسکو ختم کیوں نہیں کرتے۔ اب پوری دنیا میں قادیانی اس مرکز سے سازشیں کرتے ہیں میرے پاس اسکا کوئی جواب نہیں تھا اور فرمایا پاکستان سے ختم نبوت کے خلاف سازشیں عروج پر ہیں۔ اس عالم دین کے ان احساسات نے مجھے مزید متاثر کر دیا اور دل ہی دل میں ارادہ کرلیا تھا کہ میں واپس جا کر اسمبلی کی سیٹ سے جو کچھ بس میں ہوا کرونگا اور پھر جب میں 18 فروری **1973**ء کو حج کی ادائیگی سے واپس پہنچا تو اب میری کیفیت عجیب تھی کسی بات پر دل نہیں لگتا تھا ہر وقت دل میں اس حوالے سے منصوبے بناتا اور پھر میں نے اپنے علماء کرام سے بھی اس سلسلہ میں رابطہ کیا جس سے وہ بہت خوش ہوئے اور میرے لئے خصوصی دعائیں اور مفید مشورے دیئے ان میں سرفہرست باغ کے مرکزی خطیب حضرت مولانا سید، ثناءاللہ شاہ صاحب رحمتہ اللہ، حافظ محمد عبداللہ رحمتہ اللہ جو خاموش مجاہد تھے، مولانا امیر زمان رحمتہ اللہ انہوں نے مجھے اپنی تصنیف فتنہ مرزائیت بھی دی۔ جس نے میرے جذبات کو مذید اُبھارا۔ ان کے علاوہ بعض دوسرے پاکستانی علماء کرام خصوصاً شیخ القرآن حضرت مولانا غلام اللہ خان صاحب رحمتہ اللہ سے بھی خصوصی تعلق رکھا۔ جب بھی اسلام آباد، راولپنڈی جاتا تو میرے جمعتہ المبارک کا پروگرام وہاں ہوتا تھا۔ ان حضرات سے ملاقات میں میرا ذکر صرف اور صرف قادیانیوں کی سازشیں ہوتی تھیں۔

اب وہ وقت آ پہنچا کہ میرے دل کے ارادوں نے حقیقی اور عملی صورت اختیار کی میں نے اسمبلی اجلاس میں قرارداد لانے کی تیاری شروع کردی اور سفر حج سے واپسی پر گھر جانے سے پہلے راولپنڈی سے ہی ڈاک کے زریعہ ایک قرارداد لکھ کر اسمبلی کے ایجنڈے کیلئے پیش کردی۔ ان ہی ایام میں ارکان اسمبلی سے بھی مشاورت جاری رہی بعض ممبران کی طرف سے مایوسی ہوئی اور بعض نے ڈرایا دھمکایا۔ میں نے کہا کچھ بھی ہوجائے اس کیلئے میں تیار ہوں مگر یہ قرارداد پیش کرونگا اور کوشش بھی کرونگا کہ منظور ہوجائے۔ اور جو اسکی مخالفت کرے گا میں اخبارات کے ذریعہ مسلمانوں کو اس سے آگاہ کرونگا۔

اس قرارداد کے حوالے سے اسمبلی اجلاس سے قبل مسلم کانفرس کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس میر پور میں 26-27 اپریل 1973ء کو منعقد ہوا جسکی صدارت غازی ملت سردار محمد ابراہیم صاحب (مرحوم) نے کی اس وقت کے صدرحکومت سردار محمد عبدالقیوم بھی موجود تھے۔مسلم کانفرس کی ورکنگ کمیٹی میں اسکی باقاعدہ منظوری ہوئی۔

اس کے بعد آزاد کشمیر اسمبلی کا اجلاس بجائے مظفر آباد کے

میر پور میں ہونا قرار پایا گیا اور اس میں بھی قادیانیوں کی ایک سازش تھی جب 29 اپریل 1973ء کو بل پیش ہوا تو اسمبلی میں اس قرارداد پر سیر حاصل بحث ہوئی۔اور اسی وقت اسمبلی کے باہر قادیانیوں نے زبردست فائرنگ شروع کی یہ ان کی دوسری سازش تھی۔اس واقعہ کو دیکھنے کیلئے کچھ اسمبلی کے ارکان باہر آئے اس وقت بحث ختم ہو چکی تھی جب کہ یہ قرارداد متفقہ طور پر پاس ہوئی۔اس پر بعض ممبران نے اعتراضات بھی کیے جس پر میں نے مدلّل جوابات دیئے اسوقت کی حزب اختلاف لبریشن لیگ تھی جنکی تعداد (6) تھی جنہوں نے اسمبلی اجلاس کا بائیکاٹ کر دیا باقی ممبران نے متفقہ طور پر اسکو منظور کیا۔اس قرارداد کا مکمل متن آج بھی آزاد کشمیر اسمبلی میں موجود ہے۔

میجر ایوب مرحوم کی اسمبلی میں پیش کردہ قرارداد کا متن :

آزاد حکومت ریاست جموں وکشمیر اسلامی حکومت ہونے کے علاوہ ایکٹ 1970 کی رو سے قرآن وسنت کی روشنی میں اسلامی قوانین وضع کرنے کی پابند ہے 1972 کے سہ ماہی اجلاس میں ایک قرارداد کے زریعہ یہ ایوان حکومت کو اسلامی قوانین فی الفور نافذ کرنے کا مطالبہ بھی کر چکا ہے تمام اسلامی ممالک کے فیصلوں کی روشنی میں یہ ایوان حکومت کو ان اقدامات کو بروئے کار لانے کی سفارش کرتا ہے

.(الف) قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔

.(ب) ریاست میں جو قادیانی رہائش پذیر ہیں ان کی رجسٹریشن کی جائے اور ان کو اقلیت قرار دینے کے بعد ان کی تعداد کے مطابق مختلف شعبوں میں ان کی نمائندگی کا تعین کرایا جائے۔

.(ج) ریاست میں قادیانیوں کی تبلیغ کو ممنوع قرار دیا جائے

(د) قادیانیوں کا داخلہ ریاست میں ممنوع قرار دیا جائے۔اس شق کو خارج کر دیا گیا تھا۔مرحوم میجر محمد ایوب خان کو اللہ نے ایک ملکہ عطاء کیا ہوا تھا کہ وہ جب اپنی بات پیش کرتے تو دلائل کے انبار لگا دیتے تھے جس پر سننے والے ان کی تائید کرنے پر مجبور ہو جاتے تھے۔ایسے ہی انہوں نے اس قرارداد کے حق میں بڑے مدبرانہ انداز میں دلائل کی بارش کر دی جو تاریخ کے سنہرے موتی ہیں۔انہوں نے دوسرے دلائل کے ساتھ ساتھ آئین پاکستان کے صفحہ نمبر 114 پر درج شدہ صدر مملکت اور وزیر اعظم کے مجوزہ حلف نامے بھی اسمبلی میں پڑھ کر سنائے اور کہا کہ آئین میں ان دونوں سربراہوں کیلئے مسلمان ہونا لازمی ہے اور ان حلف ناموں کے ضمن میں مسلمان کی جامع تعریف بھی شامل کر دی گئی جس میں یہ بات واضح طور پر شامل ہے کہ حلف اُٹھانے والا یہ اقرار کرتا ہے کہ اسکا ایمان ہے کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے آخری نبی ورسول ہیں۔ان کے بعد کوئی نبی ورسول پیدا نہیں ہوگا اور پیدا ہونے والا اس کے ماننے والے مسلمان نہیں بلکہ کافروں کی فہرست میں شامل ہوتے ہیں۔

میجر صاحب (مرحوم) نے مزید دلائل دیتے ہوئے کہا کہ آئین پاکستان کی اس دستاویز کی رو سے قادیانی خود بخود غیر مسلم اقلیت قرار پائے ہیں۔کیونکہ وہ حضور ﷺ کو آخری نبی نہیں مانتے بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی مانتے ہیں اور اس پر ایمان نہ لانے والوں کو کافر کہتے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ ظفر اللہ قادیانی نے قائد اعظمؒ کا جنازہ نہیں پڑھا تھا اور کہا تھا کہ میں مسلمان ہوں یا قائد اعظمؒ۔۔۔؟

مزید دلائل دیتے ہوئے میجر صاحب نے کہا کہ اس سے قبل آزاد کشمیر اسمبلی یہ قرارداد منظور کر چکی ہے کہ ریاست میں اسلامی قوانین نافذ کئے جائیں گے اس لئے لازم ہے کہ اس معاملہ میں بھی شریعت کے مطابق واضح احکامات جاری کئے جائیں۔ان دلائل کے بعد آزاد کشمیر کی اسمبلی نے یہ قرارداد پاس کی جس کے بعد 30 اپریل 1973ء کی صبح پورے پاکستان وآزاد کشمیر کے اخبارات میں بڑی بڑی خبریں یہی تھی کہ آزاد کشمیر کی اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا ہے۔اس قرارداد کے پاس ہونے پر آزاد کشمیر و پاکستان اور پورے عالم اسلام میں ایک خوشی کی لہر دوڑ گئی، پاکستان بیرون پاکستان صدر آزاد کشمیر سردار محمد عبدالقیوم خان، غازی ختم نبوت میجر محمد ایوب خان اور اسمبلی آزاد کشمیر کے نام مبارکبادوں کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع ہو گیا۔مختلف اسلامی اور مذہبی، سیاسی جماعتوں کے قائدین کے خیر مقدم اور مبارکباد کے بیانات جاری ہوئے اور مختلف شعراء نے بھی خراج عقیدت پیش کیا۔

جن میں ایک نظم یہ بھی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

زندہ باد اے خطہ کشمیر کے دانشورو!

تم نے پھینکی سارق ختم نبوت پر کمند

تم نے پورا کر دیا اقبالؒ کا دیرینہ خواب

رنگ لائی ہے بخاریؒ کی مسلسل قید و بند

تم سدا زندہ رہو گے دہر میں باصد وقار

روز محشر بھی خدا کے روبرو ہوار جمند

سن ترپین کے شہیدوں کا لہو رنگین ہے
کب تک چھپتی پھرے گی قادیان کی گوسفند
آج روح بوبکرؓ شاداں وفرحاں ہوگئی
خائب وخاسر ہوئے مسیلمہ کے بھائی بند
عظمت ختم رسلؐ پائندہ وتابندہ باد
ہوگیا پھر لانبی بعدی کا پرچم بلند ۔

اسی تناظر میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے قائدین نے صدر مملکت جناب مسٹر ذوالفقار علی بھٹو سے بھی مطالبہ تیز کردیا کہ آزاد کشمیر اسمبلی کی طرح پاکستان میں بھی مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے اور یہ عوامی مطالبہ بن گیا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت اور دوسری جماعتوں کے قائدین نے سردار محمد عبدالقیوم خان جو اس وقت آزاد کشمیر کے صدر تھے ملاقاتیں کر کے مبارکباد دیتے ہوئے درخواست کی کہ اس قرارداد کی توثیق کر کے اسکو قانونی شکل دیں۔ جو میرے خیال میں ابھی تک نہیں ہوسکا یہ وقت کا تقاضہ ہے کہ اس کو فی الفور قانونی حیثیت دے کر قانونی تقاضے پورے کئے جائیں اور ایک ایکٹ کی صورت میں سامنے لایا جائے۔ یہی وجہ تھی کہ اس قرارداد سے متاثر ہوکر کونسل مسلم لیگ کے میاں خورشید انور (ایم۔پی۔اے) نے پنجاب اسمبلی میں اور جمعیت علماء اسلام کے ممبر M.N.A حضرت مولانا عبدالحکیم رحمتہ اللہ نے قومی اسمبلی میں اس مضمون کی قرارداد پیش کرنے کے نوٹس دے دیے تھے۔ اور یہ ایک حقیقت ہے کہ جب کوئی انسان اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی عزت وناموس کا تحفظ کرتا ہے تو اس کے اس عمل کو ایسے ایسے مقامات سے تصدیق وتائید ہوتی ہے جس سے بظاہر اُمید نہیں ہوتی۔ پنجاب اور قومی اسمبلی میں درخواستیں جمع کرانا یہ غائبی تائید ونصرت تھی اس کے ساتھ ساتھ مرکز اسلام مکہ المکرّمہ سے مسٹر بھٹو کے نام ایک تار آزاد کشمیر میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے پر مبارکباد ملاحظہ فرمائیں۔

صدر بھٹو کے نام سیکرٹری رابطہ عالم اسلامی کا تار:

رابطہ عالم اسلامی کے جنرل سیکرٹری جناب محمد صالح التزاز نے صدر پاکستان جناب ذوالفقار علی بھٹوؒ کے نام ایک تار میں آزاد کشمیر اسمبلی کی اس قرارداد کی تعریف کی ہے۔ جس میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا ہے۔

مکہ المکرّمہ کے روزنامہ الندوۃ نے اپنی اشاعت میں صدر بھٹو کے نام کی اس تار کو شائع کیا تھا اور تار میں کہا گیا تھا کہ رابطہ عالم اسلامی حکومت آزاد کشمیر کی اس قرارداد پر کہ قادیانی غیر مسلم اقلیت ہیں نہایت خوشی اور اطمنان محسوس کرتا ہے۔ یہ نہایت حکیمانہ موقف ہے کیونکہ جناب صدر پر یہ مخفی نہیں کہ یہ جماعت جو اسلام کا دعویٰ کرتی ہے ایسے فاسد عقائد کی حامل ہے جنکا دین اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ رابطہ عالم اسلامی نہ صرف اس قرارداد کی تائید کرتی ہے بلکہ دوسری اسلامی حکومتوں سے بھی اُمید کرتی ہے کہ وہ بھی اس قسم کی قراردادیں منظور کریں گی اور اس گمراہ فرقے کے شر سے مسلمانوں کو نجات دلائیں گی جو تمام مسلمانوں کو گمراہ کررہے ہیں اور اس قرارداد کی منظوری پر میں آپ کی خدمت میں بحیثیت سیکرٹری جنرل رابطہ عالم اسلامی اپنا سلام اور احترام پیش کرتا ہوں ہفت روزہ پاکستان، کراچی 12 جولائی 1973

دوسری اپیل مکہ المکرّمہ سے صدر پاکستان کے نام

رابطہ عالم اسلامی کے ترجمان اخبار العالم کا تراشہ
قادیانیوں کا اثر ونفوذ پاکستان کیلئے خطرہ بن گیا ہے
صدر بھٹو سے پاکستان کو ریشہ دوانیوں سے بچانے کی اپیل
مکہ معظّمہ کے جریدے کا تبصرہ

کراچی ۱۱۔ جولائی (اسٹاف رپورٹر) ''رابطہ عالم اسلامی کے ترجمان ہفت روزہ اخبار العالم اسلامی'' نے جو مکہ معظّمہ سے شائع ہوتا ہے' پاکستان میں قادیانیوں کے بڑھتے ہوئے اثر ونفوذ پر گہری تشویش کا اظہار کیا ہے۔ اخبار نے تازہ شمارے میں قادیانیت اور پاکستان کے بارے میں ایک خصوصی مقالہ شائع کیا ہے جس میں کہا کہ پاکستان میں یہودیت کی آلہ کار مسلم دشمن طاقت کا تسلط اور نفوذ ایک ایسا مسئلہ ہے جس کی طرف تمام اسلامی حکومتوں کو توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اخبار نے لکھا ہے کہ ہمیں جو معلومات حاصل ہوئی ہیں ان کے مطابق پاکستان کی مرکزی حکومت اور اس کے مختلف شعبوں میں قادیانیوں کا اثر ونفوذ پاکستان کی سالمیت اور بقاء کیلئے خطرہ بن چکا ہے۔

یہ ایک بڑا المیہ ہے کہ قادیانیوں کی ایک بڑی تعداد پاکستان کے کلیدی اور اہم عہدوں پر قابض ہے۔ پاکستان کی اہم سروسوں میں 32 سے زائد ذمہ دار شخصیتیں اس گروہ سے تعلق رکھتی ہیں اس کے علاوہ پاکستان کی تاریخ میں پہلی بار قادیانی مرکزی مقننہ تک پہنچ چکے ہیں۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ پاکستان کے ذمہ دار افراد کے تساہل کی وجہ سے اس گروہ کو پاکستان کے اہم مراکز پر قبضہ کرنے کا کس طرح موقع ملا ہے اخبار نے صدر بھٹو کی حکومت سے توقع ظاہر کی ہے کہ وہ ان خطرات سے واقف ہے جو پاکستان کے امن اور صوبوں کے اتحاد کو چیلنج کررہے ہیں اور وہ امت مسلمہ کی صفوں کو اس گروہ کی ریشہ دوانیوں سے پاک کریگی اور اس گروہ کو بحیثیت غیر مسلم اقلیت کے وہ مقام دے گی جس کا وہ مستحق ہے''۔ (روزنامہ ''جسارت'' ۱۴ جولائی ۱۹۷۳ء)

یہ تو ان کی سابقہ سازشوں کے حوالے تھے لیکن آج کل ان کی سازشیں خصوصاً تحریک آزادی کشمیر کے خلاف عروج پر ہے۔ ہمیں اپنے اسلاف کی طرح متحدہ ہوکر انکا آزاد کشمیر و پاکستان بلکہ

پوری دنیا میں قلع قمع کرنا ہوگا جو اسوقت کا اہم ترین تقاضا ہے۔
اس قرارداد کے پاس ہونے کے بعد جہاں آزاد کشمیر پاکستان، سعودیہ عرب سمیت عالم اسلام میں خوشی کی لہر دوڑ آئی وہاں قادیانی زریت کے محلات میں زلزلہ برپا ہوا اُن کی صدیوں کی سازشوں کو ڈائنامیٹ لگا کر ملیامیٹ کردیا جس کے بعد وہ محلاتی سازشوں میں مصروف ہوگئے اور ان کے پیٹ میں شدید مروڑ شروع ہوئے۔ آزاد کشمیر اسمبلی سے قادیانیوں کے خلاف پاس ہونے والی قرارداد پران کے خلیفہ مرتد نے 4 مئی 1973 کو ربوہ چناب نگر میں طویل خطبہ دیا جسکی ابتداء اور انتہاء دونوں جھوٹ پرمبنی تھی اس مرتد نے کہا کہ جماعت احمدیہ ایمان کے ان سب تقاضوں کو پورا کرتی ہے جو خدا نے ایک مسلمان کے لئے ضروری قرار دیے ہیں یہ خداتی فیصلہ ہے کہ احمدیت کے ذریعہ دنیا میں اسلام کا غلبہ ہوگا وغیرہ۔
پھر اس بدمعاش نے کشمیر اسمبلی کی قرار دار پر تفصیلاً جھوٹی روشنی ڈالی اور کہا کہ یہ فیصلہ 9 یا 12 آدمیوں کا ہے وہ بھی سفارش ہے اگر اس پر عمل کیا گیا تو ہم اسکو نہیں مانتے اور مجھے کشمیر کے ذمہ داروں نے یہاں آکر ربوہ میں کہا کہ اس پر عمل نہیں کرایا جائے گا قادیانیوں نے اس خطبے کے پمفلٹ شائع کرکے پورے پاکستان و کشمیر میں تقسیم کیے۔
اور کہا کہ ہم اس پر عمل نہیں ہونے دیں گے یہ خدائی فیصلہ کے خلاف ہے حکومت پاکستان و آزاد کشمیر کو ڈرایا دھمکایا اور مزید سازشوں میں مصرورف ہوگئے مگر وہ آپنی سازشوں میں کسی صورت میں کامیاب نہیں ہوگئے۔
اس موقع پر کسی شاعر نے ابلیس کے بیٹے مرزا غلام احمد قادیانی لعنۃ اللہ علیہ کا نقشہ یوں کھینچا

آ تجھ کو بتاؤں کہ بہت خوار ہے مرزا
ابلیس کے پھندے میں گرفتار ہے مرزا

فرعون کو جس نفس نے دریا میں ڈبویا
اس نفس خبیثہ کا پرستار ہے مرزا
شیطان کی غلامی میں ملی جس کو نبوت
رسوائے زمانہ، وہ سیاہ کار ہے مرزا گرگٹ کی طرح رنگ بدلنا پڑا جس کو
پھر بھی رہا ناکام، وہ مکار ہے مرزا
اپنوں کو اور بیگانوں کو دھوکہ دیا جس نے
خود بھی رہا دھوکے میں وہ عیار ہے مرزا

تحریک تحفظ ختم نبوت کا یہ عزم ہے کہ جب تک آزاد کشمیر میں قادینیوں کے خلاف قانون منظور اور مضبوط ہو کر قادیانیوں کو لگام نہیں دیتا ہم جان کی بازی لگا کر بھی تحفظ ختم نبوت کی چوکیداری کرتے رہے گے انشاءاللہ
اس تاریخی فیصلے اور قرارداد کے بعد 7 ستمبر 1974ء شام پانچ بج کر باون منٹ پر پاکستان کی قومی اسمبلی نے بھی اعلان کیا اور قادیانیوں کو آئینی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا قومی اسمبلی میں 130 ووٹ اس کے حق میں آئے جب کہ مخالفت میں ایک ووٹ بھی نہیں ملا اور متفقہ طور پر قادیانی غیر مسلم اقلیت قرار دیئے گئے جس کے بعد تمام عدالتوں نے اسکی توثیق کیا اور پھر جنوبی افریقہ کی عدالت نے بھی قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا اس کے بعد 1984ء کو صدر ضیاء الحق نے امتناع قادیانیت صدارتی آرڈیننس جاری کیا جس میں قادیانیوں کے لیے حدود وقیود مقرر کیے گئے اور انہیں شعائر اسلام کے استعمال سے روک دیا گیا اسی آرڈیننس کو آزاد کشمیر کے صدر ریٹائر میجر جنرل عبدالرحمٰن نے بھی ایک اضافی ایکٹ کے ساتھ آزاد کشمیر میں جاری کردیا۔ یہ الگ بات ہے کہ اس پر ابھی تک عمل نہیں کرایا گیا قادیانیوں کیخلاف جس فتویٰ کی ابتداء علماء لدھیانہ نے 1884ء میں کی تھی اسکی انتہاء 1984ء کو امتناع قادیانیت آرڈیننس کی صورت میں ہوئی یعنی ایک صدی کی علماء صلحاء اور مسلمانوں کی محنت بالآخر رنگ ہی لائی۔ غازی ختم نبوت میجر شہید محمد ایوب رحمتہ اللہ اس قافلہ کے مرکزی رہنماؤں میں شامل ہیں جن کے جذبہ عشق رسولؐ نے ایک فکری لدم بندی کرکے ان غدارانِ رسولؐ کو قانونی اور حکومتی سطح پر غیر مسلم اقلیت قرار دلوایا اور بھی ایک حقیقت ہے کہ قادیانیوں نے ان قانونی آئینی قوانین کی کھلی خلاف ورزیاں شروع کررکھی ہیں اور ان قوانین کے خلاف بغاوت کرتے ہوئے پورے کشمیر خصوصاً کوٹلی میرپور مظفرآباد ارتدادی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔
جس پر شہدائے ختم نبوت خصوصاً غازی ختم نبوت سردار میجر محمد ایوب شہید کی ارواح ہم سے مطالبہ کرتی ہیں کہ ہمارے بعد منکرین ختم نبوت کو تم نے کھلی چھٹی دے رکھی ہے؟ کل قیامت کے دن بھی اور دنیا میں بھی کیا جواب ہوگا اس پر فی الفور غور کی اشد ضرورت ہے۔ اور ان قوانین پر عمل درآمد حکومت کا فرض ہے۔ ہم حکومت اور ارکان اسمبلی سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ 29 اپریل کو یوم ختم نبوت کی مناسبت سے پورے آزاد کشمیر میں چھٹی کا اعلان کرکے سرکاری سطح پر ہر ضلع میں ختم نبوت کانفرنسیں منعقد کرنے کا اعلان کیا جائے۔ غازی ختم نبوت شہید سردار میجر محمد ایوب رحمتہ اللہ نے اس تاریخ ساز اقدام کو اُٹھا کر ملت کشمیر و پاکستان و عالم اسلام کو ایک بہت بڑے خطرے سے محفوظ کیا اور دشمنان ختم نبوت کو قانونی، آئینی ہتھکڑیاں لگادی۔ انہوں نے ختم نبوت کے باغیوں کے سامنے دیوار چین حائل کردی تھی۔ مگر وہ آج اس دیوار میں نقب لگارہے ہیں اس وقت خصوصاً نوجوان علماء کرام اور تمام ممالک کے مسلم نوجوانوں کو بیدار ہونے کی اشد ضرورت ہے

۔غازی ختم نبوت شہید سردار میجر ایوب پوری کشمیری قوم اور عالم اسلام کے محسن ہیں پوری قوم ان کو اس عظیم الشان اقدام پر مبارک باد دیتے ہوئے وعدہ کرتی ہے کہ آپکی جلائی ہوئی شمع کو بجھنے اور مندم نہیں ہونے دینگے۔انشاءاللہ جو عشق رسالت کا بیج آپ نے آزاد کشمیر میں بو دیا تھا آج انشاءاللہ وہ تن آور شجر بن چکا ہے۔اس کی حفاظت کریں گے۔(انشاءاللہ)

-------------☆☆☆☆☆☆☆------

قادیانیت کیا ہے --؟

☆ قادیانیت اسلام کے نام پر کفریہ تبلیغ کا نام ہے

☆ قادیانیت اسلام کی اساس کو کھوکھلا کرنے والے زہریلے کیڑے کا نام ہے

☆ قادیانیت اسلام کی فصل برباد کرنے والی سنڈی کا نام ہے

☆ قادیانیت توہین رسالت ﷺ کی خوفناک تحریکیں اُٹھانے والے گروہ کا نام ہے

☆ قادیانیت بھارت اور اسرائیل کے لئے جاسوسی کا جال بچھانے والے گروپ کا نام ہے

☆ قادیانیت نوکری چھوکری فروٹ کی ٹوکری سے نوجوانوں کے ایمان کو شکار کرنے والے کتے کا نام ہے

☆ قادیانیت مذہب بےزاری کی سازشیں کرنے والے ٹولے کا نام ہے

☆ قادیانیت فرقہ واریت کی آندھیاں چلانے والی پارٹی کا نام ہے

☆ قادیانیت پاکستان کے اسلامی تشخص کا خاتمہ کرنے والی جماعت کا نام ہے

☆ قادیانیت اسلام کے نام پر غریبوں کے ایمان کو ذبح کرنے کا نام ہے

☆ قادیانیت دہشت گردی کا نام ہے

☆ قادیانیت علماء حق اور مساجد و مدارس عربیہ کے دشمنوں کا نام ہے

☆ قادیانیت ایمانی ڈاکوؤں کا نام ہے

☆ قادیانیت ہمارے ایٹمی پروگرام کے خلاف سازشوں کا نام ہے

☆ قادیانیت علماء حق کے قاتلوں کا نام ہے

☆ قادیانیت ملکی استحکام کے خلاف منصوبوں کا نام ہے

☆ قادیانیت ہماری غفلت اور سُستی کی وجہ سے باقی ہے ورنہ آج اسکا نام ونشان نہ ہوتا:

اور انشاءاللہ عنقریب ایک ایسا وقت آنے والا ہے کہ تلاش کرنے سے بھی تم کو کوئی قادیانی نمونے کے طور پر بھی نہیں ملے گا

انشاءاللہ !